سوال

صوفی عقیدہ رکھنے والی عورت سے شادی کرنا

جواب

الحمد للہ

اول :

صوفیوں کے کئی ایک طرق ہیں، اور مختلف مذاہب و مسالک ہیں، اوران میں اکثر طریقے منحرف اور بدعتی ہیں، اوراس میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر بدعت اورانحراف پایا جاتا ہے، کچھ تو ایسے غالی ہیں جن کا غلو اللہ کے ساتھ شرک کی حدتک پہنچ جاتا ہے، مثلا فوت شدگان کو پکارنا اوران سے مدد طلب کرنا، اور تنگی و مشکل اور مصیبت کی حالت میں ان پر اعتماد کرنا اوران کے سامنے عاجزی و انکساری کرنا

اوراس میں کچھ ایسے بھی ہیں جو ذکر و عبادت میں عمل بدعات کثرت سے کرتے ہیں،

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے :

" اس وقت جسے تصوف کا نام دیا جاتا ہے وہ غالب طور شرکیہ بدعات پر عمل کرنے کا نام ہے، اوراس کے ساتھ اس میں اور دوسری بدعات بھی پائی جاتی ہیں، مثلا بعض افراد کا یہ کہنا : مدد یا سید، اورانہیں قطب و غوث سمجھ کر پکارنا اوراجتماعی ذکر کرنا، جس میں ایسے نام کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے جو اللہ کے اسماء میں شامل نہیں مثلا : ھو ھو، اور آہ آہ اوراگر کوئی ان لوگوں کی کتابیں پڑھے تو انہیں ان کی اکثر شرکیہ بدعات کا علم ہوگا، اوراس کے علاوہ دوسری منکرات کا بھی علم ہو جائیگا " انتہی

دوم :

کسی صوفی عورت سے شادی کرنے کے حکم میں تفصیل ہے :

1 اگر تو وہ صوفی عورت شرکیہ اعتقاد رکھتی ہے یا شرکیہ عمل کرتی ہے مثلا اولیاء وانبیاء کے متعلق علم غیب کا عقیدہ رکھنا، اوران کا اس جہان میں تصرف کرنے کا عقیدہ رکھتی ہو یا وہ حلول اور وحدۃ الوجود کا عقیدہ رکھتی ہو، یا غیر اللہ کی عبادت کرتی ہو مثلا کسی دوسرے کے لیے نذر و نیاز اور کسی دوسرے سے استغاثہ کرنا اور ذبح کرنا، اگر عورت ایسا عقیدہ رکھتی ہو تو اس سے شادی کرنی جائز نہیں؛ کیونکہ یہ شرک اکبر کی مرتکب ہے اللہ اس سے محفوظ رکھے

2 اوراگر وہ شرک کا ارتکاب نہیں کرتی لیکن کچھ بدعات کی مرتکب ہوتی ہے مثلا عید میلاد النبی یا مختلف اشکال میں ایجاد کردہ ذکر کرنا، اوراذکار میں معین تعداد کا التزام کرنا جس کی کوئی دلیل اوراصل نہیں، اور معین کیفیات سے ذکر کرنا جو شریعت اسلامیہ میں ثابت نہیں، تو بہتر اوراچھا یہی ہے کہ اس طرح کی عورت سے شادی نہ کی جائے؛ کیونکہ بدعات عظیم خطرناک چیز ہے، اوران کا نقصان اور ضرر بہت بڑا ہے، اور یہ بدعت ابلیس کو معصیت و نافرمانی سے زیادہ پسند ہے

کیونکہ معصیت و نافرمانی سے توبہ ہو سکتی ہے لیکن بدعت سے نہیں، کیونکہ بدعت کا ارتکاب کرنے والا اسے دین سمجھتا ہے اور اللہ کے قرب کا باعث سمجھتا ہے تو وہ کس طرح اس کو چھوڑ سکتا ہے

اور یہ بھی کہ : بدعتی عورت سے شادی کرنے میں اپنی اولاد اور سارے خاندان کے لیے بھی خطرہ کا باعث ہے، خاص کر جب عورت زبان سے دوسروں کو قائل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو اور اخلاق کی مالکہ ہو تو وہ اس سے دوسروں کو دھوکہ میں ڈال سکتی ہے

امام مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"بدعتیوں سے نکاح مت کرو، اور نہ ہی ان کو اپنی عورتوں کے نکاح دو، اور نہ ہی ان پر سلام کرو...."

دیکھیں : المدونۃ (84/1).

سوم :

اگر شادی سے قبل معلوم نہ ہوسکے کہ عورت صوفی مذہب رکھتی ہے بلکہ شادی کے بعض انکشاف ہو اور اگر وہ پہلی قسم میں شامل ہوتی ہو جس میں قولی یا عملی یا اعتقادی شرک پایا جاتا ہو، تو وہ اسے دعوت دے اور اس کو وعظ و نصیحت کرے اور اس کے سامنے اس کا شرک ہونا بیان کرے اگر وہ سیدھی راہ پر آجائے اور اپنے سارے شرک کو ترک کردے تو الحمد للہ، وگرنہ وہ اس سے علیدگی اختیار کرلے یہ اس پر واجب و فرض ہے؛ کیونکہ مشرک عورت کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی اس کے ساتھ رہنا

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور تم مشرک عورتوں سے نکاح مت کرو حتی کہ وہ ایمان لے آئیں الممتحنۃ (221).

اور اگر عورت دوسری قسم میں شامل ہوتی ہو جس میں عورت عملی بدعات کا مرتکب ہوتی ہو جو کفر کی حد تک نہیں پہنچتے؛ تو اس کی ہر حالت کو اس کے مطابق دیکھا جائیگا؛ عورت اپنی بدعات پر کتنا سختی سے عمل کرتی ہے یا سختی سے عمل نہیں کرتی، اور اس بدعت کے گھر اور اولاد پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں

پھر یہ بھی دیکھا جائیگا کہ اسے طلاق دینے کے نتیجہ میں کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؛ تو اس کی حالت کے مطابق اس میں شرعی مصلحت کو غالب رکھا جائیگا، اور فساد و خرابیوں کو دور کیا جائیگا یا اسے حسب الامکان اسے کم کرنے کی کوشش کی جائے

اللہ سبحانہ وتعالی سب کو اپنی پسند اور محبت کرنے والے عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے

واللہ اعلم.